سفینۂ خوشگو

فارسی میں تذکرہ نگاری کی قدیم اور عظیم روایت موجود ہے۔ اس قسم کی کتابیں پہلے تراجم یا کتبِ رجال کہلاتی تھیں۔ موجودہ زمانے میں ایسی کتابوں کو تذکرہ یا ترجمۂ احوال کہتے ہیں۔ اس سلسلے میں مسلم مصنفین کے دوش بہ دوش غیر مسلم ادیبوں کی خدمات بھی اہمیت سے خالی نہیں۔ ایسی ہی ایک مشہور کتاب ''سفینۂ خوشگو'' ہے جسے گیارھویں اور بارھویں صدی ہجری میں ایک غیر مسلم مصنف، متخلص بہ بندرابن داس خوشگو نے لکھا ہے۔

خوشگو ایک قادر الکلام اور خوش فکر شاعر تھا لیکن اس کی اصل شہرت اس کے تذکرے سے ہے، جس کا تاریخی نام ''سفینۂ خوشگو'' ہے۔ یہ تذکرہ مصنف نے عمدۃ الملک امیر خان انجام کے نام معنون کیا ہے۔ تین جلدوں پر مشتمل اس تذکرے کی پہلی جلد ۲۶۲ قدما کے تراجم پر مشتمل ہے۔ دوسری جلد میں ۵۴۵ متوسطین کے حالات ہیں اور تیسری جلد مصنف کے معاصرین سے متعلق ہے۔ یہ جلد کمیاب ہے اور اس کا وہ نسخہ خدا بخش لائبریری میں موجود ہے جس کی کتابت آزاد بلگرامی نے ۱۱۸۲ھ / ۱۷۶۸ء میں کرائی تھی۔ یہ حصہ شائع ہو چکا ہے۔

خوشگو نے اپنے مشہورِ زمانہ تذکرے کو ۱۱۴۷ھ / ۱۷۳۴ء میں مکمل کیا اور ۱۱۵۵ھ / ۱۷۴۲ء میں بہ غرضِ اصلاح خان آرزو کے پاس بھیجا۔ یہ تذکرہ ۱۱۶۱ھ / ۱۷۴۸ء تک خان آرزو کے پاس رہا۔ انھوں نے اس میں ترمیم و اضافے کیے اور حواشی و دیباچے لکھے۔ یہ تذکرہ تاریخی اور تنقیدی دونوں ہی لحاظ سے نہایت اہم اطلاعات پر مشتمل ہے۔ اس میں شعرا کے حالات ترتیبِ سنین کے لحاظ سے ہیں اور اشعار کے نمونے بھی وافر ہیں۔ چونکہ خوشگو کو اپنی ملازمت کے دوران ہندستان کے اکثر شہروں میں جانے اور شعرا سے بالمشافہ ملنے کا موقع ملا تھا، اس لیے ان ملاقاتوں کے ذکر سے اس کتاب کا تاریخی اور تنقیدی اعتبار و معیار کافی بڑھ گیا ہے۔

انتخاب از سفینۂ خوش گو

احوالِ مرزا بیدل

مرزا بیدل که رہنمای سخن است　　پیغمبر و غوث و پیشوای سخن است
یکتاست در آفریدن طرز کلام　　بالله که پی سخن، خدای سخن است

آن حضرت از قومِ مغول در مغولانِ ارلاس که چہار قسم می باشد، یکی از آنہا مرزا ارلاس است، تو ہانی الاصل، اکبرآبادی الوطن است۔ آنچہ طاہر نصرآبادی در اصلِ ایشان نوشتہ کہ لاہوریست اصلی ندارد، والدِ بزرگوارش مرزا عبدالخالق از اوائل ترک ماسوا کردہ، تماشائی خلوت کدہ وحدت بود و آخرِ عمر از صُلبِ آن ابوالآبائی بزرگی، آن حضرت در سالِ ہزار و پنجاہ و چہار ہلالی قدم بہ بارگاہِ شہود گزاشت۔ و موسوم بہ عبدالقادر جیلانی گردید ... مولانا قاسم درویش کہ آشنایان پدرش بود، لفظِ "انتخاب" تاریخ ولادت آن انتخاب جزوِ زمان یافتہ۔ چندی بہ شیرخوارگی گزرانید چون از رضاع برآمد و قدم بہ پنج سالگی گزاشت، زبان را کہ از اعضای رئیسہ انسانی است، بہ ختمِ کلامِ مجید شادابی بخشید، و در اواسطِ ہمان سال، مرزا عبدالخالق رختِ ہستی بَر بَست و گردِ یتیمی بر چہرۂ حالش نشست در ماتمِ او۔ در سالِ ششم از حدِ عمر از خدمتِ والدۂ ماجدہ، حروفِ تہجی آموخت، و در ہمان نزدیکی، آن مریم مکان، نیز رَہ نوردِ عالم بالا گردید۔ مرزا قلندر برادرِ اعیانی مرزا عبدالقادر بارِ تربیت و پرورش بر دوش گرفتہ، بر تحصیلِ علومِ صَرف و نحو، رہ نمونش شد۔

آن حضرت در سال عاشر کتاب کافیه به اتمام رسانید و شروع شرحِ ملاّ نمود۔ روزی همراهِ مرزا قلندر در مدرسه نشسته بود، دو طالب علم را دیدند که هنگامۂ بحث ضَربَ یَضرِبُ گرم داشته اند۔ مرزا قلندر منع درس عربیش فرمود ...ازان وقت از کسبِ علومِ عربیه باز آمده، صحبت فقرای صاحب کمال و مطالعۂ اشعار اربابِ حال و قال، اختیار فرمود، و نیز علومِ اَدعیه، و نقوش و حفظِ اسمای الٰہی از کاملان این فن آموخت، به حسب موزونی ازلی، رباعی انشاد فرمود ... و برای نظام سلسلۂ صورت از مولانا کمالؔ نامی صاحب کمال استفاده کسب شعرا نمود، و رمزیؔ تخلص مقرر فرمود، و تا مدتی مدید به آن تخلص متخلص بود۔ روزی سیر دیباچۂ گلستان می نمود، چون به این مصرع رسید ''بیدل از بی نشان چه گوید باز'' ... بیدل را تخلص مبارک قرار داد ... بہر حال چون بہار جوانی در بوستان سرای وجودش دمیدن آغاز کرد به حکمِ رفعتِ استعداد و تحصیلِ اسبابِ معاش، ملازمتِ پادشاه زادۂ عالی جاه، محمد اعظم شاه، دریافت، و اندک فرصت معزز و مقبول گردید، در ترکی و فارسی ہم زبان گردید، و به منصبِ پانصدی و خدمتِ داروغگی کوفت گرخانه امتیاز یافت۔ بیست سال در این شغل مشغول بود۔ وآن وقت مشقِ سخن در خدمت شیخ عبدالعزیز عزّتؔ می گزرانید۔ بعد ازان چون جذبه در رسید، تعارض نموده از خدمت شاہی مستغنی گردید، و به ہندوستان رسید، پادشاه زاده، عالی جاه، از روی کمالِ قدردانی، نشانی به دستخط خاص نوشته، فقیر خوشگو بجنسہٖ در قلمدانِ ایشان دیده۔ پس آن حضرت به طریقِ سیاحی رُو به مشرق نہاد، عزیمت فرموده۔ مدتی در حدودِ ممالک بنگ و بہار و ادیسه به آزادگی و بی تعینی بسر برده۔ و دشت و بیابانہا پیموده، عجائبِ قدرتِ الٰہی تماشا نموده، اکثر از خصوصیاتِ آن ہنگام در ''چہار عنصر'' نگاشته۔ ...وہم در آن ایام، بسیاری نعمت، از درویشی، نیز نصیبِ او گردید۔ از آن جا به تکلیف میر کامگار به ہندوستان رسیده، چندی به بلدۂ اکبرآباد اقامت ورزید، و باز به دارالخلافه شاه جہان آباد رسیده، کنجِ عُزلت گزید۔ نوابِ شاکر خان و نوابِ شکراللہ خان بیرونِ دہلی دروازه شہر پناه در محلّه کہیکریان بر کنارِ گزرگھاٹ لطف علی حویلی، مبلغ پنج ہزار روپیه خرید کرده، نذر نمودند، و دو روپیه یومیه مقرر کردند که تا روزِ مرگ ایشان می رسید۔ بقیه عمر دران مکان به فراغ سی و شش سال اوقاتِ عزیز بسر بُرد و به حسب ظاہر رشد تمام پیدا کرد و تاہل گزید۔ چہارم حرم در حریم

داشت۔ در وقتِ جوانی غایت گرسنگی قریب ہفت وہشت سیر بود واکثر بہ سبب ورزش فقر بہ طوع و رغبت فاقہ ہم کشید۔ دراین وقت کبر سن کہ فقیر خوشگو ہر روز بہ خدمتش می رسید، خوردن دو نیم سیر سہ سیر طعام بہ چشمِ خود دیدہ، و در عالم شباب اگر چہ بہ شُربِ شرابِ ارتکاب کردہ، لیکن در پیری ہا بہ مزاجِ مبارکش گوارا نمی آمد۔ لہٰذا از جمیع ملکیفات ومغیرات بیگانگی نمودہ۔ توجہ بر کسبِ زور بیشتر بود... شمی نقل می فرمود کہ در بلدۂ پٹنہ تاجری اسپ عراقی نژاد آورد، و بہ عوض ہزار روپیہ بفروختنش برآورد، طبیعت مائل بہ خرید کردنش گردید، گفتم اگر اسپ تو، در تگ ودَو با من برابر کند، دو ہزار روپیہ بدہم۔ واگر پس ماند، مفت بگیرم۔ تاجر این شرط قبول نفرمود، وخود برآن اسپ سوار شد، در میدان وسیع عنان سرداد، واز این طرف من دامن بہ کمر زدہ شاطرانہ دویدم، تا نگاہی بفگنم، اسپ و سوار بقدر یک تیر از من، پست تر ماندہ بودند۔ چون گوی شرط از میدان ربودم، مروت ندیدم، واسپ بہ او باز دادم۔ وعصای خوردی از آہن در دستی داشتی کہ وزن آن سی وشش سیرِ شاہ جہانی بود۔ وآن عصارا ''نولاسی'' نام می فرمود کہ معنی اش بر زبان ہندی شاخی باریک باشد۔ آن را بہ روز عُرسِ ایشان پہلوی قبری گزارند۔ قوی پنج گان بہ ہر دو دست بہ زورِ تمام برمی دارند۔ استقلالِ ذاتی بہ حدّی داشت کہ در عمر شصت و پنج سالگی، فرزندی قدم بہ بیت الشرفِ او گزاشت، ازین عنایتِ غیر مترقبہ شادی ہا کرد، و صدقہ ہا داد، چون چہار سالہ بہ عدم شتافت، بشگفتگی پیشانی موافق دین وآئین، تجہیز و تکفین نمودہ، مدفون ساخت، و تا دروازہ بالنعش مشایعت کرد۔ مردم کہ بہ عزا پرسی می آمدند، گریہ ہا و زاری می کردند۔ وی غم ہمکنان خوردہ، می گفت، یاران جای تعجب است کہ فرزندِ من بمیرد و گریہ شما را می آید ... در متاخرین ہیچ شاعری بہ این عزت وآبرو بسر نبردہ کہ او داشت ...آن حضرت در فہمِ معنی توحید و معارف، پایہ بلند داشتہ، علمِ تصوف خوب ورزیدہ بود، ومسائل آن را از تحمل این فن بہ تحقیق کمال رسانیدہ۔ دراین مقدمہ جنید و بایزیدِ وقتِ خود بود ... قسم بہ جانِ سخن کہ جان من است و بہ خاک پای اربابِ سخن کہ ایمانِ من است کہ فقیر دراین مدتِ عمر کہ پنجاہ و شش مرحلہ طی کردہ، با ہزاران مردمِ ثقہ برخوردہ می باشم، لیکن بہ جامعیت کمالات وحُسنِ اخلاق و بزرگی و ہمواری و شگفتگی ورسائی و تیز فہمی و زود رسی و اندازِ سخن گفتن وآدابِ معاشرت وحسنِ سلوک و

دیگر فضائلِ انسانی ہم چون او ندیدہ ام۔ بالجملہ آن جناب از الٰہیات و ریاضیات و طبعیات کم و بیش چاشنی بلند کردہ بود و بہ طبابت و نجوم و رمل و جفر و تاریخ دانی و موسیقی بسیار آشنا بود، تمام قصۂ مہا بھارت کہ در ہندیان از ان معتبر کتابی نیست، بہ یادداشت و در فنِ انشا منشی بی نظیر، چنانچہ چہار عنصر، رقعاتِ او بر این دعویٰ دلیلِ ساطع است ...قصہ مختصر در سالِ ہزار و صد و سی و سیوم در ایآ می کہ ابوالفتح ناصر الدین محمد شاہ پادشاہ غازی بر ساداتِ بارہ مظفر و منصور شدہ و استقلالِ سلطنت یافتہ، بہ دار الخلافہ شاہ جہان آباد تشریف آوردہ۔ حضرت مرزا بیدلؔ را در ماہ محرم عارضۂ تپ روی داد ... یومِ پنج شنبہ چہارم ماہِ صفر شش گھڑی روز برآمدہ، ہُمای روح پُر فُتوحِ آن زندہ بہ عیشِ سرمدی از آشیانۂ تن و بال و پَر فشاندہ، بر ساکنانِ عرشِ معلّٰی سایہ انداخت و بہ وصالِ حقیقی کامیاب گردید۔ رحمۃ اللہ علیہ۔ در ہمان حویلی اقامت گاہ کہ چبوترہ ای برای قبرِ خود از مدتِ دہ سال راست کردہ بودند، بہ خاک سپردند۔

(ماخوذ و تلخیص شدہ از سفینۂ خوشگو)

الفاظ و معانی

غوث	-	مددگار، فریادرَس
پیشوا	-	مقتدا، امام
یکتا	-	منفرد
باللہ	-	خدا کی قسم
پی	-	کے لیے، واسطے
خدای سخن	-	شاعری کے ناخدا، (مراد ہے شاعری کی کشتی پار لگانے والے)
آن حضرت	-	آن جناب (اشارہ ہے حضرت بیدلؔ کی طرف)
مغول	-	مغل
می باشد	-	ہے، ہوتا ہے

اصل - نسل، بنیاد
اصلی - حقیقی (ضد: نقلی)
اصلی ندارد - کوئی اصلیت نہیں
ترک ماسوا - ترک دنیا
تماشائی بودن - شوق سے کسی چیز کو دیکھنا
خلوت - تنہائی (ضد: جلوت)
خلوت کدہ - تنہائی میں بیٹھنے کا مقام
وحدت - توحید
خلوت کدۂ وحدت - توحید کی خلوت گاہ
تماشائی خلوت کدۂ وحدت - مراد ہے: تنہائی میں اللہ کی یادوں میں نہایت یکسوئی اور شوق سے مصروف
صلب - ریڑھ کی ہڈی (جمع: اصلاب، مراد ہے: پشت، نسل)
ابوالآبائی بزرگی - بڑے ابوالآباء (اشارہ ہے مرزا عبدالخالق اور ان کے اسلاف کی طرف)
ہلالی - ہلال کی طرف منسوب، ہلال: چاند (یہاں مراد ہے ہجری سال، جس کا حساب چاند سے ہے)
شہود - گواہ (واحد: شاہد)
قدم بہ بارگاہ شہود گزاشتن - پیدا ہونا، ''بارگاہ شہود'' سے مراد ہے دنیا
قدم گزاشتن - قدم رکھنا
موسوم گشتن - پکارا جانا، مخاطب ہونا (مراد ہے: نام رکھا جانا اور مشہور ہونا)
انتخاب جزو زمان - حصہ زمانہ سے انتخاب (مراد ہے: انتخاب زمانہ، منتخب روزگار
بہ شیر خوارگی گزرانیدن - دودھ پینے کا زمانہ گزارنا
رضاع - دودھ پینا، رضاعت، شیر خوارگی
از رضاع برآمدن - دودھ پینے کا زمانہ ختم ہونا
اعضای رئیسہ - جسم کے اہم حصے
شادابی - تازگی

شادابی بخشیدن – تروتازہ کرنا، تازگی دینا
اواسط – (واحد: وسط)، درمیان، درمیانی زمانہ (مترادف: میان)
رخت – سامان، کپڑا
رختِ ہستی بربستن – دنیا سے سامان زندگی باندھنا، فوت ہوجانا، مرجانا
گرد – دھول
حروفِ تہجی – حروف ہجا، الف، بے وغیرہ
مریم – حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی والدہ کا نام، پارسا
مریم مکان – پارسائی کے مرتبہ والی (اشارہ ہے بیدلؔ کی ماں کی طرف)
رہ نورد – راستہ چلنے والا، راستہ طے کرنے والا
عالمِ بالا – اوپر کی دنیا، فرشتوں کی دنیا
رہ نوردِ عالم بالا گشتن – عالم بالا کا مسافر ہونا، (مراد ہے: فوت ہونا، وفات پانا)
برادرِ اعیانی – حقیقی بھائی، سگا بھائی
بار بر دوش گرفتن – کاندھے پر بوجھ اٹھانا یعنی ذمہ داری اٹھانا
صرف – لفظوں کی بناوٹ کا علم
نحو – جملوں کی ساخت وترتیب کا علم
رہ نمون شدن – راستہ دکھانا، رہنمائی کرنا
سالِ عاشر – دسواں سال
بہ اتمام رسانیدن – مکمل کرنا، ختم کرنا
ضرب یضرب – اس نے مارا، وہ مارتا ہے (اشارہ ہے عربی قواعد کی بحث کی طرف)
ہنگامۂ بحث گرم داشتن – مراد ہے: زوردار بحث چھڑنا، زوردار بحث چلنا
منع فرمودن – روک دینا، ممانعت کر دینا
کسب – کمائی، مراد ہے: حاصل کرنا
کسبِ علوم – تحصیل علوم

ارباب - (واحد: رب) صاحب، مالک، پرورش کرنے والا

حال - حالت، کیفیت (مراد ہے: وَجد یعنی جھومنے کی وہ حالت جو صوفیانہ کلام سن کر اہل دل پر طاری ہوتی ہے)

قال - بیان، گفتگو، بات چیت (مراد ہے: صوفیانہ بیان)

اشعارِ اربابِ حال وقال - حال وقال والوں کے اشعار (مراد ہے: صوفیانہ اور عرفانی کلام)

ادعیہ - دعائیں، وظائف (واحد: دعا)

نقوش - (واحد: نقش) تصویر و شبیہ، تحریر (یہاں مراد ہے: ہندسے یا متبرک ناموں یا تحریروں کے تعویذات)

حفظ اسمائے الٰہی - اللہ کے ناموں کو ازبر کرنا (مراد ہے: صوفیوں کے طریقے سے اللہ کے ناموں کا ورد و وظیفہ اور اس کی زکوٰۃ ادا کرنا)

کاملانِ فن - فن میں مہارت اور کمال رکھنے والے

موزونی - موزوں ہونا، مناسبت (لفظ موزون بمعنی تُلا ہوا، وزن کیا ہوا کی طرف منسوب، مراد ہے شاعرانہ وزن سے مناسبت اور اس کی پسندیدگی جس کو موزونیِ طبع کہتے ہیں)

ازلی - شروع سے موجود

انشاد - اشعار پڑھنا

انشاد فرمودن - نظم کرنا، اشعار کہنا

سلسلۂ صوت - آواز کا سلسلہ (یہاں ''نظام سلسلۂ صوت'' سے مراد ہے شعر و شاعری کے آئین، اوزان و بحور اور استعمال قوانی کے قاعدے)

کمال استفادہ نمودن - پوری طرح فائدے حاصل کرنا

مدت مدید - لمبی مدت، عرصہ دراز

متخلص - صاحب تخلص، تخلص رکھنے والا

باز گفتن - دوبارہ کہنا، پھر کہنا

''بیدل از بی نشان چہ گوید باز'' - یہ دوسرا مصرع ہے، پہلا مصرع یہ ہے: ''گر کسی وصف او ز من پرسد'' اور ترجمہ یوں ہے کہ اگر کوئی

اس کی تعریف مجھ سے پوچھے تو پھر بیدل، بے نشان کے بارے میں کیا کہے۔ لفظ "بیدل" عاشق کا مفہوم دیتا ہے اور بے نشان سے معشوق کی طرف اشارہ ہے۔

بوستان سرای - وہ جگہ جہاں خوشبو نے ڈیرا ڈال رکھا ہو، یعنی چمن، باغ

دمیدن - طلوع ہونا، اُگنا

بحکم - بموجب، مطابق

اسباب معاش - اس چیز کے اسباب جس سے بسر اوقات کی جائے، روزی کے اسباب و ذرائع

اندک فرصت - تھوڑی مہلت

ہم زبان گشتن - متفق ہونا، ہم زبان ہونا (یہاں مراد ہے، کسی زبان میں مہارت اور بول چال کی صلاحیت پیدا کر لینا)

پانصدی - مغلیہ عہد کا ایک منصب

مشق سخن گزرانیدن - شاعری کی مشق جاری رکھنا (مترادف: ریاضت سخن نمودن)

دررسیدن - کامل ہونا، پختہ ہونا، پکنا

تمارض - بیماری ظاہر کرنا

تمارض نمودن - خرابیٔ صحت کا عذر پیش کرنا، بیماری کا بہانہ بنانا

مستغنی - بے نیاز (یہاں مراد ہے: مستعفی، سبک دوش)

بجنسہٖ - بعینہٖ، ویسا ہی، من وعن، بالکل اسی طرح

قلم دان - قلم، دوات رکھنے کا بکس

رونہادن - رخ کرنا، راہ لینا، سفر اختیار کرنا

عزیمت - دلی ارادہ، روانگی

بنگ - بنگالی (بنگالہ کا مخفف)

ادیسہ - (اُڑنیسہ کا مفرس) اُڑیسہ

آزادگی - آزادی، شرافت، آزاد منشی

بی تعینی - کسی تعیین کے بغیر (مراد ہے: آزاد روش کے ساتھ، کسی حد بندی کے بغیر

بسر بردن - زندگی گزارنا

دشت و بیابان پیمودن - جنگل جنگل گھومتے رہنا (مراد ہے: اِدھر اُدھر پھرتے رہنا)
چہار عنصر - بیدلؔ کی ایک کتاب کا نام
نگاشتہ - لکھا ہوا
قلم راست رقم - سچ باتیں لکھنے والا قلم
نصیب گشتن - حصہ میں آنا، نصیب ہونا
دارالخلافہ - پایۂ تخت، راجدھانی (مترادف: دارالسلطنت، دارالحکومت)
اقامت ورزیدن - قیام کرنا
شاہ جہان آباد - دہلی کا پرانا نام
کنج عزلت گزیدن - گوشۂ تنہائی اختیار کر لینا، گوشہ نشیں ہو جانا
نذر - بڑوں کو دیا جانے والا تحفہ، نیاز، فاتحہ
نذر نمودن - نذر کرنا، تحفتاً پیش کرنا
اوقات عزیز - قیمتی اوقات
رشد - بالیدگی، نشو و نما، بلوغ، ارتقا
رشد پیدا کردن - بالیدگی وار فروغ ظاہر کرنا
تاہل گزیدن - شادی کرنا
حرم - بیگم، منکوحہ
حریم - گھر، مکان، زنان خانہ
حرم در حریم داشتن - گھر میں بیوی رکھنا
غایت - طلب، غرض، مطلب
ورزشِ فقر - فقیرانہ ریاضت
طوع - پسندیدگی
بطوع و رغبت - پسندیدگی اور خواہش کے ساتھ
فاقہ کشیدن - فاقہ کرنا

کبرسن - بڑھاپا
دونیم سیر - ڈھائی سیر
ارتکاب کردن - ناجائز اور برا کام کرنا (مراد ہے: استعمال کرنا)
گوارا آمدن - گوارا ہونا
مکیفات - کیف آور اشیا، نشہ لانے والی چیزیں
مغیرات - تبدیلی پیدا کرنے والی چیزیں (مراد ہے: ہوش وحواس اور مزاج میں فرق لا دینے والی چیزیں، نشہ آور اشیا)
بیگانگی - لاتعلقی، علاحدگی (مراد ہے: اجتناب و پرہیز)
بیگانگی نمودن - پرہیز اور دوری اختیار کر لینا
کسب زور - جسمانی طاقت حاصل کرنا (مراد ہے: پہلوانی قوت بنانا)
بفروختن برآوردن - بیچنے کے لیے بازار میں لانا
عنان - لگام
عنان سردادن - لگام ڈھیلی چھوڑ دینا (مراد ہے: گھوڑے کو سرپٹ دوڑانا)
دامن بہ کمر زدن - کمر بستہ ہونا، کمر کسنا، ہمت کرنا
شاطرانہ دویدن - چالاکی اور ہوشیاری سے دوڑ لگانا
گوی شرط ربودن - شرط ہار جانا
عصای خوردی - چھوٹا سا عصا
نام فرمودن - نام دینا، (مترادف: نام زدن)
قوی پنجگان - (واحد: قوی پنجہ) مضبوط پنجہ والا (مراد ہے: طاقتور پہلوان)
بیت الشرف - بزرگی والا گھر، مبارک گھر (مراد ہے: بیدلؔ کا مکان)
قدم گزاشتن - قدم رکھنا
مترقبہ - امید کی ہوئی چیز
عنایات غیر مترقبہ - اچانک اور خلاف امید ملنے والی عنایتیں، نعمتیں

بہ عدم شناخت	-	عدم کی راہ لینا (مراد ہے: وفات پانا)
شگفتگی پیشانی	-	خندہ پیشانی (یہاں مراد ہے: چہرے پر کسی ظاہری ملال کے بغیر)
تجہیز و تکفین نمودن	-	مردے کے کفن دفن کا سامان تیار کرنا
مدفون ساختن	-	دفن کرنا
نعش	-	میت، لاش (مراد ہے: جنازہ)
مشایعت کردن	-	رخصت کرنے کے لیے پیچھے پیچھے چلنا
عزا پرسی	-	صبر کی تلقین کرنا، تعزیت، ماتم پرسی
بہ عزا پرسی آمدن	-	تعزیت کے لیے آنا
ہم گنان	-	سب کے سب
غم ہم گنان	-	سبھوں کے غم
معارف	-	(واحد: معروفہ) شناسائی (مراد ہے: عرفان الٰہی)
مقدمہ	-	فوج کا ہراول دستہ، دیباچۂ کتاب (مراد ہے اس راہ یا اس باب میں یا اس تعلق سے)
جنید	-	حضرت جنید بغدادی کی طرف اشارہ ہے جو مشہور صوفی گزرے ہیں۔
بایزید	-	مشہور صوفی بزرگ بایزید بسطامی کی طرف اشارہ ہے۔
ارباب سخن	-	اہالیانِ سخن، شعرا
ثقہ	-	معتبر
برخوردن	-	ملاقات کرنا
جامعیت کمالات	-	ہر طرح کے بھرپور کمالات
ہمواری	-	یکسانیت و موافقت (مراد ہے وضع داری)
شگفتگی	-	خوشی، فرحت (مراد ہے: خوش مزاجی و خوش طبعی)
زود رسی	-	تیز فہمی، ذہن کی تیزی
انداز سخن گفتن	-	بات چیت کا انداز
چاشنی بلند کردن	-	ذوق کا اظہار بلند کرنا، لطف اندوز ہونا (مراد ہے: واقفیت رکھنا)

انشاء	–	انشاء پردازی، ترسل، نثر نویسی
منشی	–	انشاء پرداز، دبیر
ساطع	–	روشن، بلند
رونمودن	–	ظاہر ہونا
عارضہ رونمودن	–	مرض لاحق ہونا
ہما	–	ایک مبارک پرندے کا نام
رُوحِ پُرفتوح	–	روح کامران
عیش سرمدی	–	سدا کا آرام
آشیانہ تن	–	جسم کا آشیانہ (مراد ہے: جسم کی قید)
بال وپَر افشاندن	–	پھڑ پھڑانا، اُڑنا (مراد ہے آزاد ہونا)

غور کرنے کی باتیں:

☆ تذکرے، تاریخ وسوانح کے لیے ماخذ کا کام دیتے ہیں اور یہ تنقید کے نقوش اوّلین بھی ہیں۔ کسی شخصیت کے تعلق سے مختلف تذکروں کے بیانات میں اختلاف ہوسکتا ہے۔ اس پر غور وفکر سے تحقیق و تجزیہ کی راہیں کھلتی ہیں۔ مثلاً خوشگو نے یہاں اس قول کو بے اصل بتایا ہے کہ بیدؔل لاہور کے تھے اور لکھا ہے کہ ان کا وطن اکبرآباد ہے۔ مگر خوشگو کا یہ بیان بھی متفقہ نہیں کیوں کہ کسی تذکرے میں بیدؔل کا وطن دہلی، کسی میں بخارا اور ''خزانۂ عامرہ'' اور ''تذکرۂ ہندی'' جیسی کتابوں میں ان کی جائے پیدائش عظیم آباد بتائی گئی ہے۔ محمد شفیع داور کے تذکرہ ''مرأتِ واردات'' میں اکبرنگر، عرف راج محل کو ان کی جائے ولادت بتایا گیا ہے اور لکھا ہے کہ اکبرنگر، بہار و بنگال کی سرحد پر واقع ہے۔ چنانچہ اب محققین داوؔر ہی کے بیان کو سب سے زیادہ قرینِ قیاس اور قابلِ قبول مانتے ہیں۔ البتہ یہ بھی غلط نہیں کہ بیدل اور عظیم آباد کی نسبت تاریخی

شہرت پا چکی ہے۔ فارسی کی ادبی تاریخ میں عظیم آباد کا نام سب سے نمایاں طور پر بیدلؔ ہی کے تذکرے میں آتا ہے۔خوشگو کا تذکرہ بھی بیدلؔ اور عظیم آباد کے ذکر سے خالی نہیں۔

☆ خوشگو کا تعلق سبکِ ہندی کے نثر نگاروں سے ہے۔ فارسی کے غیر مسلم نثر نگاروں کے یہاں ''استعمالِ ہند'' کی نمایاں مثالیں ملتی ہیں۔ اس سے مراد ہے ہندی الفاظ کا استعمال۔ اسے قابلِ اعتراض بھی کہا گیا ہے اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ یہ خلاف فصاحت نہیں۔ خان آرزو کا خیال ہے کہ اس سے فصاحت میں کوئی خلل نہیں آتا۔ بیدلؔ سے متعلق خوشگو کے بیان میں گھاٹ، پٹنہ اور گھڑی استعمال ہند کی مثال ہے۔ مگر خاص بات یہ ہے کہ خوشگو نے نہ صرف یہ کہ استعمال ہند میں خاص توازن سے کام لیا ہے بلکہ اس سے بچنے کی سعی بھی کی ہے اور اڑیسہ کو''ادیسہ'' لکھا ہے۔

☆ خوشگو کی نثر تصنع اور تکلف سے بھری پڑی ہے۔ طرز بیان میں پیچیدگی نمایاں ہے۔ جملوں میں مترادفات اور تھکا دینے والی طوالت سے کام لیا گیا ہے۔ زیادہ لفظوں میں کم باتیں کہنے یعنی کسالت اطناب کی کیفیت ملتی ہے۔ ترکیبیں خوبصورت ضرور ہیں مگر دشوار ہیں اور اس طرح سبک ہندی کے متفرق اثرات یہاں دیکھے جا سکتے ہیں۔

معروضی سوالات:

۱- خوشگو کا پورا نام کیا تھا؟
۲- خوشگو کہاں کے باشندہ تھے؟
۳- خوشگو راجپوتوں کے کس طبقے سے تعلق رکھتے تھے؟
۴- خوشگو کے استاد خان آرزو کا پورا نام بتائیے؟
۵- خوشگو خان آرزو کے پاس کتنے برسوں تک رہے؟
۶- خوشگو کی وفات کس صدی ہجری میں ہوئی ؟

۷- خوشگو کا مشہور تذکرہ ''سفینۂ خوشگو'' کتنی جلدوں میں ہے؟

۸- تذکرے میں کیا ہوتا ہے؟

۹- تذکرہ ''سفینۂ خوشگو'' کس سال مکمل ہوا؟

۱۰- خوشگو کو وظیفے کے طور پر یومیہ کتنے روپے ملتے تھے؟

۱۱- کالم ''الف'' اور کالم ''ب'' کی ترتیب درست کیجیے:

الف	ب
(i) تین	(i) خوشگو کو یومیہ روپے ملتے تھے؟
(ii) بنارس	(ii) زندگی کے آخری دنوں میں خوشگو آئے تھے۔
(iii) دو	(iii) سفینۂ خوشگو کی جلدوں کی تعداد ہے۔
(iv) پٹنہ	(iv) خوشگو کی جائے وفات ہے۔

۱۲- خوشگو نے ''مریم مکانی'' کس کو کہا ہے؟

۱۳- بیدلؔ کے سال ولادت ''ہزار پنجاہ و چہار'' کو عدد میں لکھیں۔

۱۴- بیدلؔ کس عمر میں یتیم ہوئے؟

۱۵- قاسم درویش کون تھے، انھوں نے کس لفظ سے بیدل کی تاریخ پیدائش نکالا؟

۱۶- بیدلؔ اپنے بھاری عصا کو کیا کہتے تھے؟

۱۷- بیدل نے اپنا تخلص کس کے شعر سے لیا ہے؟

۱۸- بیدل کا پہلا تخلص کیا تھا؟

۱۹- کس شہر کو بیدل سے خاص تاریخی نسبت ہے؟

۲۰- تذکرۃ الاولیا کس نے لکھا ہے؟

۲۱- ''ادیسہ'' کس لفظ کا مفرس ہے؟

۲۲- مرزا قلندر کون تھے؟

تفصیلی سوالات:

۱- خوشگو کے حالات زندگی اور کارنامے پر مختصر نوٹ لکھیے۔
۲- فارسی میں تذکرہ نویسی کی روایت پر روشنی ڈالیے۔
۳- پٹنہ میں بیدلؔ کے ساتھ جو واقعہ پیش آیا اس کا خلاصہ لکھیے۔
۴- سفینۂ خوشگو کے حوالے سے بیدل کی شخصیت پر جامع نوٹ لکھیے۔
۵- خوشگو کے نثری اسلوب پر اظہار خیال کیجیے۔
۶- بیدلؔ کے وطن میں کس طرح اختلاف ہے اور سب سے زیادہ قابل قبول بات کیا ہے؟ وضاحت سے لکھیے۔

عملی کام:

۱- سفینۂ خوشگو کی روشنی میں بیدل پر ایک مختصر مضمون لکھیں۔
۲- سفینۂ خوشگو کے داخل نصاب متن سے ہم معنی محاورات جمع کریں۔
۳- خوشگو نے شاعری کی زبان میں بیدلؔ کے لیے جو توصیفی کلمات استعمال کیے ہیں، انھیں یکجا کریں۔

ڈراما

''ڈراما'' یونانی لفظ ہے۔ فارسی میں ڈراما کے لیے ''نمائش نامہ''، ''تمثیل'' اور ''درام'' جیسی اصطلاحیں ملتی ہیں جب کہ تھیٹر کے لیے ''تیاتر'' اور ''نمائش گاہ'' جیسے الفاظ رائج ہیں۔

اکثر ''تیاتر شناسانِ ایران'' کا خیال ہے کہ تصادم اور کش مکش کے بغیر ڈرامے کا تصور ناممکن ہے۔ ڈراما کاغذ پر ہو چاہے اسٹیج پر اور یہ تصادم خواہ انفرادی افکار و نظریات کا ہو یا اجتماعی میلانات و رجحانات کا لیکن اس کا ہونا لازمی ہے۔ دیگر اجزا میں ''عمل'' اور ''مکالمہ'' اس کے لازمی عنصر ہیں۔

موجودہ دور میں یک بابی ڈرامے کا رواج عام ہے۔ ناول اور افسانے کے مقابلے میں ڈرامے کا امتیاز یہ ہے کہ یہ حکایت نویسی سے ''درام نویسی'' کی طرف عملی رُخ کا نمونہ ہے۔ یہی سبب ہے کہ اس صنف میں ماجرا نگاری، کردار نگاری اور مرکزیت کی افادیت و اہمیت بڑھ جاتی ہے۔

فارسی میں ڈرامے کا آغاز یورپی ادب کے زیرِ اثر انیسویں صدی عیسوی سے ہوا ہے۔ اپنی کم عمری کے باوجود اس زبان میں مضحک، میلو ڈراما، ریڈیائی ڈراما، یک بابی ڈراما، طربیہ و حزنیہ ڈراما، اوپیرا اور منظوم ڈراما کا اچھا خاصہ سرمایہ موجود ہے۔ یہ ڈرامے تاریخی، شخصی، مذہبی، تعلیمی اور سماجی نوعیت کے حامل ہیں۔

فارسی ڈراموں کی تاریخ اسٹیج کی تاریخ سے جُڑی ہوئی ہے۔ اس کا ابتدائی سفر ترکی اور فرانسیسی کے مترجمہ ڈراموں سے شروع ہوتا ہے۔ اس لحاظ سے جعفر قراجہ داغی ... ڈرامے ''وکلائے مرافعہ''؛ ''حکیم نباتات'' اور ''مردِ خسیس'' اہمیت کے حامل ہیں۔ جہاں تک خالص ادبی ڈرا... تعلق ہے، ملکم خاں کے کارنامے ناقابل فراموش ہیں۔ ذبیح بہروز کا طربیہ ڈراما ''جیجک علی شاہ'' آزاد نظم کے فورم میں ہے۔ بہروز کے دیگر ڈرامے ''خویشتن''، ''در راہِ مہر'' اور

''شبِ فردوس'' بالترتیب حافظؔ، ابن سینا اور فردوسیؔ کی شخصیت پر لکھے گئے تعلیمی ڈرامے ہیں۔

ریڈیائی ڈرامے لکھنے والوں میں نصرت اللہ محتشم اور سرہنگ زیدی کے علاوہ ابوالقاسم جنتی مشہور ہیں۔ جنتی کا کامیڈی ڈراما ''بچہ شیطان''، ''تاریخی ڈراما''، ''اتا بکِ اعظم''، سماجی ڈراما ''پول'' اور ''ناموس برباد رفتہ'' قابل قدر ہیں۔ اس طرح فارسی میں ڈراما نویسی کا رواج تا حال قائم و دائم ہے۔

ملکم خان

فارسی نثر و نظم کی تاریخ میں قاچاری دور کی خاص اہمیت ہے۔ اس دور کے حکمراں ناصر الدین شاہ قاچار کی سلطنت کے بعد ایران اور روس کے درمیان جنگ کے نتیجے میں ایرانی تہذیب پر یورپی تہذیب کے واضح اثرات مرتب ہوئے۔ ان اثرات سے فارسی نثر میں نمایاں تبدیلیاں رونما ہوئیں۔ ترجمہ نگاروں نے فرانسیسی اور انگریزی ادب کے فن پاروں کو فارسی میں منتقل کیا۔ ملکم خان کا تعلق اسی ادبی دور سے ہے۔

پرنس مرزا ملکم خان ناظم الدولہ، اصفہان کے ارامنیہ نامی قصبے میں ۱۲۴۹ھ/ ۱۸۳۳ء میں پیدا ہوئے۔ ان کے والد یعقوب خان اصفہانی، تہران میں روسی سفارت خانے کے ترجمان اور شہزادوں کے شاہی اتالیق تھے۔ مرزا یعقوب نے ملکم خان کی اعلیٰ تعلیم پر شروع سے ہی توجہ دی۔ یہی سبب ہے کہ مرزا ملکم خان حصولِ تعلیم کے بعد وزارت و سفارت کے اعلیٰ عہدوں تک پہنچے اور کامیاب ادیب کی حیثیت سے بھی انھوں نے شہرت حاصل کی۔ وہ انگلستان میں ایران کے سفیر تھے۔ اپنے وقت کے ماہر مترجم اور قانونی صلاح کاروں میں ان کا شمار ہوتا تھا۔ سیاسی و سفارتی امور میں اسی مہارت کے سبب ناصر الدین شاہ قاچار کے زمانے (۱۲۹۵ھ / ۱۸۷۸ء) میں انھیں ''جناب اشرف'' اور ''پرنس'' کے خطاب سے نوازا گیا۔ ملکم خان کی وفات ۱۳۲۶ھ / ۱۹۰۸ء میں لوزان شہر میں ہوئی۔

ملکم خان کی مادری زبان فارسی نہیں تھی لیکن انھوں نے الفاظ و محاورات کو اس خوبی سے استعمال کیا کہ وہ نثر نگاری میں طرزِ جدید کے اہم بنیان گزار شمار کیے گئے۔ ان کی تصنیف و تالیف کے پیچھے خاص عصری اور اصلاحی مقاصد

کارفرما تھے۔ انھوں نے آئینی نظم ونسق اور اصلاحِ مملکت کے لیے ''رفیق و وزیر'' اقتصادیات ومعاشیات کے موضوع پر ''حرفِ غریب'' اور ''تاسیسِ بانک'' اور عمرانیات وانتقادیات کے موضوع پر ''مسائلِ عامہ'' اور ''اصولِ آدمیت'' جیسی اہم کتابیں تصنیف کیں۔

ادبی کتابوں میں ملکم خان کے تین ڈرامے ''سرگزشت اشرف خان''، ''طریقۂ حکومت خان زمان'' اور ''حکایتِ کربلا رفتن شاہ قلی مرزا'' فارسی ڈراما نویسی کی ارتقائی تاریخ میں سنگِ میل کا درجہ رکھتے ہیں۔ موخر الذکر ڈرامے میں ہماری ملاقات ادھیڑ عمر کے شہزادے سے ہوتی ہے جو کربلا جاتے ہوئے اپنے بھائی کے یہاں قیام کرتا ہے تاکہ اس سے کچھ زادِراہ اور روپے حاصل ہوسکیں۔ یہاں اس کا بھتیجا اسے طرح طرح سے بے وقوف بناتا ہے۔ اس ڈرامے میں مالی واقتصادی ڈھانچے کی خرابیوں کو موضوع بناتے ہوئے شہزادے کی حماقتوں کو ہدفِ تضحیک بنایا گیا ہے۔ یہ ایک طنزیہ اور کامیڈی ڈراما ہے۔ اس کے مکالمے ملکم خان کی فنی مہارتوں کو اجاگر کرتے ہیں۔ ڈراما نگاری میں مرزا ملکم خان، آخوندزادہ کے پیروکار ہیں جب کہ مرزا ملکم کے طرزِ نگارش کا اثر قبول کرنے والوں میں مرزا عبدالرحیم طالبوف جیسے مشاہیرِ ادب شامل ہیں۔

سفرِ کربلای شاہ قلی مرزا

فارسی میں ڈرامہ کا سرمایہ اگرچہ بہت زیادہ وسیع اور وقیع نہیں لیکن ایک ''کم بالیدہ نثری صنف'' ہونے کے باوجود یہ حقیقت ہے کہ بعض فارسی ڈراموں اور ان کے لکھنے والوں نے بہرحال اس صنف کی تاریخ میں اپنی جگہ محفوظ کر لی ہے۔ اس کی ایک اچھی مثال ملکم خان کا ڈراما ''سفر کربلای شاہ قلی مرزا''، یا ''حکایتِ کربلا رفتن شاہ قلی مرزا'' ہے۔

بنیادی تعارفی اشارے کے ساتھ اس ڈرامے کا پورا عنوان یوں ہے ''سرگزشتِ کربلا رفتن شاہ علی مرزا وتوقف چند روزہ در کرمانشاہان نزد شاہ مراد مرزا حاکم آنجا، کہ در چہار مجلس تمام می شود''۔ اس سے دو باتیں بروقت معلوم ہو جاتی ہیں، ایک یہ کہ اس ڈرامے میں خاص حصہ وہ ہے جو کرمانشاہان میں شاہ علی مرزا کے وقتی قیام سے تعلق رکھتا ہے اور

دوسرے یہ کہ، یہ ڈراما چار ایکٹ پر مشتمل ہے۔

مرزا ملکم کی شہرت اُن کے جن تین ڈراموں سے ہے اُن میں سے ایک ''سفرِ کربلای شاہ قلی مرزا'' ہے۔ یہ پہلی مرتبہ ۱۳۲۶ھ / ۱۹۰۸ء میں روزنامہ ''اتحاد'' شیراز میں اشاعت پذیر ہوا تھا اور پھر مصنف کی وفات کے تقریباً ۱۴سال بعد ۱۳۴۰ھ / ۱۹۲۱ء میں کاویانی پریس، برلن سے شائع ہوا۔ ''مجموعہ تیاتر'' مطبوعہ برلن میں شامل یہ ڈراما بھی اگرچہ مرزا ملکم خان کے دوسرے ڈراموں کی طرح اسٹیج ہونے سے محروم ہی رہا اور یہ بھی غلط نہیں کہ موضوع و مقصد اور کچھ دوسرے پہلوؤں سے اس میں فتح علی آخوندزادہ کا تتبع نمایاں ہے۔ مزید یہ کہ اسے مختلف وجوہات سے مقبولیت بھی نسبتاً کم ہی ملی لیکن یہ بات قابلِ ذکر ہے کہ ایران میں تھیٹر کی شروعات سے پہلے طبع زاد ڈرامے لکھنے والوں میں فتح علی آخوندزادہ کے بعد دوسرے فن کار ملکم خان ہی ہیں۔ اس طرح ان کا یہ ڈراما تاریخی اہمیت رکھتا ہے۔ اس ڈرامے کی کہانی ۱۲۳۳ھ / ۱۸۱۷ء سے تعلق رکھتی ہے۔ ڈراما کا خلاصہ یہ ہے کہ ادھیڑ عمر شاہزادہ شاہ قلی مرزا تہران سے زیارت کربلا کے سفر پر روانہ ہوتا ہے اور دورانِ سفر اپنے بھائی حاکم کرمان شاہ کے پاس ٹھہرتا ہے تاکہ اس سے کچھ روپے اور زادِ سفر حاصل کرے۔ وہ اپنے اس خیال کا اظہار ایرج مرزا سے کرتا ہے اور ایرج مرزا اسے ٹالنے کے لیے شکار گاہ لے جاتا ہے اور وہاں لے جا کر نہ جانے کس کس طرح اس کی مٹی پلید کرتا ہے۔ قصہ کی تمام تفصیلیں پورا ڈراما پڑھنے سے سامنے آسکتی ہیں۔ ڈراما نگار نے پہلے ایکٹ میں جو باتیں پیش کی ہیں اور آگے چل کر جو واقعات سامنے آتے ہیں ان سے ظاہر ہے کہ اس ڈرامے کا مقصد اقتصادی صورتِ حال اور انتظامیہ کی خرابیوں کو دکھانا اور اصل ذمہ داروں کو ان کی اصلاح کی طرف متوجہ کرنا ہے۔ ڈرامے کے پہلے منظر ہی نہیں بلکہ آئندہ مناظر سے بھی یہی معلوم ہوتا ہے کہ اس کا مقصد شہزادے کی ذات کے ساتھ تمسخر کے پردے میں ایک بڑے اور متنوع کینوس پر حقیقت حال کو نیک نیتی سے اُجاگر کرنے کے سوا اور کچھ نہیں۔

انتخاب از سفرِ کربلای شاہ قلی مرزا

اسامی اعضای مجلس

شاہ مرادمیرزا = حاکم کرمان شاہ
شاہ قلی میرزا = برادر بزرگ او و وزیر
ایرج مرزا = پسرِ حاکم
نامور خان = از ارکانِ کرمان شاہ
شریف آقا = رفیق وندیم وہم شکارِ ایرج مرزا
شفیع بیگ = پیش خدمتِ حاکم

مجلس اوّل

شاه قلی میرزا مردی بود بلند قامت وریش دراز ومتکبّر ومناعت طلب ودُرشت خوی، در ۱۲۳۳ھ به عزم زیارتِ کربلا از تهران حرکت کرد۔ درحینِ عبور چند روزی در کرمان شاه نزدِ حاکمِ آنجا مهمان می شود۔ شب اوّل بعد از ملاقات وصَرفِ شام وصحبت های متفرقه برمی خیزد ومی رَود به منزلی که برای او تعین کرده اند۔

شاه مراد میرزا حاکم: (به شفیع بیگ پیش خدمت) شفیع بیگ، شاه زاده مهمان ما است، ایرج میرزا مواظب است، وتو مهمان دار شش نفر فراش ویک نفر قهوه چی بردار، ببر زیر دست خود باشد، درست متوجه باشید، بد نگذرد به شاہزاده۔

شفیع بیگ: بلی، قربان، چشم، البتہ کار نوکر خدمت است۔

شاہزادۂ حاکم: خیر، بلی قربان تنہا کافی نیست، ایرج میرزا می داند این شاہزاده مردیست بسیار مشکل پسند وباریک بین، اما احمق وزود رنج، باید به احتیاط حرکت بکنی، برادرِ من است، مهمان است، مبادا رنجش بهم رساند۔

شفیع بیگ: قربان، بیست سال است در ظلِّ رأفتِ سرکار نواب والا، تربیت یافته ام وامیدوارم که این قسم خدمات از این بنده برآید، انشاءالله در کمال خوشنودی وامتنان تشریف خواهند بُرد، خاطر جمع باشید۔

شاہزادۂ حاکم: خوب است حالا مرخصی، فردا صبح بر وسرِ خدمت ودرست متوجه باش۔

(شفیع بیگ صبح زود میاید در منزلِ شاہزاده چای آماده می کند ودستور العمل به فراشها می دہد)

شاه قلی میرزا: (از خواب برمی خیزد صدا می کند) بچہ ّ ہا۔

شفیع بیگ: (داخلِ اُتاق می شود، سرفرو دمی آورد) بلی قربان!

شاه قلی میرزا: آقا شفیع بگو چای بیاورند۔
شفیع بیگ: بلی قربان۔

(یک عدد سینی نقرہ قند دان وقوری، و یک جفت تنگ نقرہ، و یک دست فنجان نعلبکی بسیار قطعہ از کارہای خوب کارخانہ ہای لندن، و یک عدد سماور نقرہ بسیار ممتاز میآورد، می گزارد پائینِ اُتاق)۔

شاہ قلی میرزا: (ہمین کہ چشمش بہ اسباب چای می افتد) بہ بہ شاہ مراد میرزا عجب اسباب ہای خوب قطعہ تحصیل کردہ است، این پسرہ از طفولیت ہمین طور حریص و دنیادار بود۔

شفیع بیگ: بلی قربان، شاہزادہ بسیار سلیقۂ خوب دارند۔

شاہ قلی میرزا: بلی البتہ دولت و مداخل مرد را با سلیقہ و درستکار می کند، دہ سال حکومت کرمانشاہ شوخی نیست، من سال دوازدہ ماہ یا با شخص اوّلِ دولت کشا کش تیول دارم، یا با مستوفی ہای گرگ آدم خوار ز دو خورد رسوم دارم۔ آہ آہ، وای وای، چای بدہ۔

(شفیع بیگ بہ یک فنجان چای ریختہ می آورد، دوزانو نشستہ پیش روی شاہ قلی میرزا می گزارد)۔

شاہ قلی میرزا: آقا شفیع اما چای پُر رنگ میل می کنیم، بردار، چای بریز بسر فنجان و ہم پُر شیرین۔

شفیع بیگ: (چای را پُر رنگ کردہ وقند ہم می آورد پیش روی) قربان آقای ما ہم چای را این طور پُر شیرین می خورد۔

شاہ قلی میرزا: بچّہ ہا قلیان بیارید۔

شفیع بیگ: (یک دانہ نارجیل بسیار ظریف تمام نقرہ می آورد) قلیان حاضر است۔

شاہ قلی میرزا: عجب نارجیل قشنگ وملوس است، این قلیان برای راہ بغداد خوب ست زبرای این جاہا کاش شاہ مراد میرزا این را بہ ما ہدیہ می داد۔

(قلیان را می کشد)

اُہ اُہ اُہ اُہ، بگو از آب دار خانہ، سُرفہ دانِ ما را بیاورند۔

(شفیع بیگ یک دانہ تنگ برنجی بسیار مندرس بوسیدہ از نوکرانِ شاہ قلی میرزا می گیرد، می آورد، می گزارد پیش روی شاہزادہ)۔

(ایرج میرزا می آید در توی حیاط می ایستد و اِذنِ دَخول می خواہد)۔

شفیع بیگ: قربان! آقا جان ایرج میرزا استدعای شرف یابی حضور دارد۔

شاہ قلی میرزا: (با دو انگشت اشارہ می کند بعد از لباس پوشیدن می گوید) آفتابہ لگن بیار۔

شفیع بیگ: (در یک قہوہ سینی مربع یک دانہ رومال و یک شیشہ گلاب و یک عدد آئینۂ بزرگ و یک شانہ یک وَجَب و نیم طول، چہار انگشت پہنا، و یک جام آب می آوَرَد) قربان، حاضر است۔

شاہ قلی میرزا: آقا شفیع بیا جام را بردار و نزدیکِ ریشِ ما را نگاہ دار، این طور گردن ما درومی آید۔

(شفیع بیگ جام را در دست گرفتہ، شاہزادہ ریش و روی خود را شُستہ رخت می پوشد بعد می گوید)

ایرج میرزا مرخص است بیاید۔

(ایرج میرزا داخل اُتاق می شود با ادب ہر چہ تمام تر سر فرود می آورد، می ایستد)۔

بسم اللہ، آقا ایرج، بنشین، احوالت خوب است، پدرت چہ کار می کند؟

ایرج میرزا: شاہزادہ دیوان خانہ تشریف بردند و فوج از تہران خواستہ بودند۔ امروز جیرہ مواجب آنہا را می پردازند۔

شاہ قلی میرزا: بخورید، مداخل ہای کرمان شاہان را بخورید، تنہا تنہا۔

ایرج میرزا: خان عمو مگر گرگ ہای تہران امان می دہند کہ کسی بتواند مداخل ہا را تنہا تنہا بخورد، یکی می گیری دہ تا باید داد، الحمد للہ، سرکار، شما از حالت تہران، بہتر از ہمہ اطلاع دارید۔

شاہ قلی میرزا: آقا ایرج، حالا این حرف ہا را بگوشِ ما می کشی کہ پدرت با این عذر ہا قرضِ ما را ندہد۔ و در این سفر مددی بہ حالت ما نکند، و از سوغات و توشہ راہ چشم بپوشیم، و حال آن کہ این اوقات برای ما بسیار کارِ مشکل شدہ است و دو سہ ہزار تومان قرض داریم۔

(ایرج میرزا آہستہ: خیلی خوب کم نہ دو سہ ہزار تومان۔ بعد پا می شود، اجازۂ مرخصی می خواہد)۔

ہان می روی، خوش آمدی از حالت ما اگر موقع شد بہ پدرت شرح حالی بگو۔

(ایرج میرزا از اُتاق بیرون می آید و یک سر می رود رو بہ اُتاق، شاہزادۂ حاکم داخل شدہ سر فرود می آورد)۔

شاہزادۂ حاکم: ایرج میرزا بیا، ببنیم نزدیک تر بیا، بگو ببنیم، خان عمو در چہ کار است و چہ خیالی از برای ما دارد؟
ایرج میرزا: قربان، خان عمو را می فرمائید عجب خیالہا بافتہ است، الآن می فرمود شاہزادہ باید امسال از ما مراعات بکند، دو سہ ہزار تومان قرض بالا آوردیم، البتہ بقدر ہزار تومان ہم سوغات وخرج راہ توقع داشت۔ زحمت سرباز و توپچی و شلتاقہای تہران با سرکار شما و مفت برای خاذی (برای اخاذی) با مردم خدا بدہد، برکت حکومت می خواہید یا جانِ آدم۔
شاہزادۂ حاکم: چہ می گوئی ایرج میرزا دو سہ ہزار تومان یعنی آخر چہ، این پول را از کاغذ نمی بُرّند۔
ایرج میرزا: واللہ بہ سرِ مبارک سرکار ہمین طور است کہ عرض کردم، خلاف ندارد و مشکل ہم بہ این طورہا حالا ہا دست از شمابَر دارند، از شفیع پرسید، معلوم خواہد شد کہ خان عمو چہ خیالہا بافتہ است۔
شاہزادۂ حاکم: عجب گیر افتادیم، نمی دانم چہ باید کرد، اگر بدہی این قسم ہا ممکن است، و اگر ندہی برادر است، مہمان است، ای بابا چہ برادری، چہ کاری، چہ روزگاری، آخر من خودم ہم آدم، عیال دارم، زندگی دارم۔
ایرج میرزا: حالا دیگر غصۂ این چیز ہا را نباید خورد، اگر مرخص بفرمائید من خان عمو را شوخی شوخی بطور خوب، از سرِ شما رفع می کنم۔
شاہزادۂ حاکم: یقین از آن بازی ہا کار عمل نہ خیر، این مرد کہ سفیہ است می رود، در تہران قصہ خوانی از برای من می کند۔
ایرج میرزا: قربان قصہ خوانی کدام است، این وجودی کہ من می دیدم، ہر چہ بدہید از شما راضی نخواہد رفت، در این صورت چہ لزومی کردہ است، عبث ہم پول برود ہم آبرو۔
شاہزادۂ حاکم: خوب حالا بگو ببنیم چہ خواہی کرد؟
ایرج میرزا: ہیچ چند روزی خان عمو را بہ ہوای شکار دیگر پیش می برم بطرف سنقر و بلوکات، در آنجا ہا البتہ کار پیش خواہد آمد کہ خان عمو مشغول بشوند از این خیال بیفتند۔
شاہزادۂ حاکم: ہاہاہا فہمیدم، پیرم بی چارہ را ببری، میان مردم اوضاع از برایش بچینی۔
ایرج میرزا: خیر شما عرض مرا بشنوید، ضرر نخواہید دید، امشب بعد از شام درمیان صحبت از شکارگاہ ہای سنقر گفتگو

درمیان بیاورید۔ خان عمو مایل خواهد شد، همین که باین حرافت ها افتاد آن وقت هزار تومان هم از مالیات سنقر از بابت خرجِ راه به شاهزاده حواله بفرمائید این فقره ایشان را بیشتر حریص می نماید میل می کنند باید آن وقت خدمت از بنده خنده از سرکار۔

(پرده انداخته می شود)

الفاظ و معانی

سرگزشت	–	واقعہ، ماجرا
توقف	–	قیام، عارضی قیام، وقتی قیام، ٹھہراؤ
مجلس	–	محفل، جلسہ (جمع: مجالس، یہاں ڈراما ایکٹ مراد ہے)
اسامی	–	نام (اس لفظ کا واحد اسم ہے جس کی جمع اسماء ہوتی ہے اور اسماء کی جمع اسامی ہے)
اعضا	–	اراکین، ممبران (واحد: عضو، یہاں ڈرامے کے کردار مراد ہیں)
اسامی اعضای مجالس	–	ڈرامے کے ایکٹ کے کرداروں کے نام
زایر	–	مقدس مقامات کی زیارت کرنے والا (جمع: زوار)
ارکان	–	(واحد: رکن) ستون، (مراد ہے وزرا، امرا)
ندیم	–	ساتھی، دوست، ہم نشیں (جمع: ندما)
ہم شکار	–	شکار میں ساتھ (مراد ہے: شکار گاہ میں ساتھی)
پیش خدمت	–	خدمت گزار، نوکر
مناعت	–	بلند طبیعت، عالی ظرفی
درشت خوی	–	سخت مزاج
حرکت کردن	–	روانہ ہونا

حین - وقت، زمانہ، عرصہ
عبور - گزرنا، راستے سے گزرنا، پل پار کرنا
درحین عبور - یہاں مراد ہے: راستے سے گزرتے ہوئے، سفر کے دوران، اثنای راہ میں
شام - رات کا کھانا
صَرف شام - رات کا کھانا کھانا
صحبت متفرقہ - متفرق گفتگو (مراد ہے: اِدھراُدھر کی مختلف بات چیت)
منزل - رہائش گاہ، مکان (یہاں مراد ہے: مکان کا حصہ، مہمان خانہ)
تعین کردن - مقرر کرنا، متعین کرنا (یہاں مراد ہے خاص کرنا)
مواظب - ہوشیار، خبردار، دیکھ بھال کرنے والا
درست متوجہ باشید - ٹھیک سے توجہ رکھو، اچھی طرح دھیان دیتے رہو
بدنگزرد - کوئی بات ناگوارِ خاطر نہ ہو، کوئی بات بری نہ لگے
البتہ - یقیناً، بیشک
کار نوکر خدمت است - خادم کا کام ہی خدمت کرنا ہے
خیر - اچھا (یہاں تکلمی زبان میں مراد ہے: مگر)
خیر بلی قربان کافی نیست - مگر صرف ہاں، ہاں کہہ دینا کافی نہیں ہے
مرد مشکل پسند - سخت آدمی، حساس آدمی، مشکل یا دشوار پسند آدمی
باریک بین - معاملہ کے نازک سے نازک پہلو پر نظر رکھنے والا، باریکی سے سوچنے والا
زودرنج - جلد خفا ہوجانے والا، فوراً ہی ناراض ہوجانے والا
بہ احتیاط حرکت کردن - احتیاط سے کام لینا
مبادا - کہیں ایسا نہ ہو
رنجش بہم رساند - اس کو تکلیف پہنچ جائے، کوئی زحمت ہوجائے
ظل رافت - سایۂ عاطفت
خدمت برآمدن - خدمت انجام پاجانا

خوشنودی	-	خوشی، رضامندی
امتنان	-	احسان، تشکّر، شکریہ
درکمال خوشنودی و امتنان	-	انتہائی خوشی و مسرت اور تشکر کے ساتھ
خاطر جمع باشید	-	آپ مطمئن رہیں، آپ اطمینان رکھیں، آپ بے فکر رہیں
مرخصی	-	رخصت، اجازت
صبح زود	-	صبح سویرے (مترادف: بامداد زود تر)
فراش	-	قالین بچھانے والا
دستورالعمل دادن	-	کام کا حکم دینا
ازخواب برخاستن	-	بیدار ہونا، نیند سے جاگنا
صدا کردن	-	پکارنا، آواز دینا
سینی	-	طشت، ٹرے
سینی نقرہ	-	چاندی کا طشت (مراد ہے: چائے اور اس کے لوازمات سجا کر لے جانے کا تھال یا ٹرے)
قند دان	-	چینی رکھنے کا برتن
قوری	-	چائے کا برتن
تنگ	-	ایسا برتن جس کا پیٹ بڑا ہو
تنگ نقرہ	-	چاندی کا برتن، جس میں گہرائی ہو (مراد ہے گہرا، بڑا ٹرے)
یک دست	-	ایک سیٹ
فنجان	-	پیالی، کپ
نعلبکی	-	طشتری
بسیار قطعہ	-	بہت (بسیار قطعہ سے یہاں مراد ایسی پیالیاں ہیں جس پر بہت سے نقش و نگار تھے)
سماور	-	پیندے میں چولھا لگا ہوا پانی یا چائے گرم کرنے کا برتن، سماوَر
پائیں	-	نیچے، پائنتی
می گزارد پائین اتاق	-	کمرے کی سطح سے نشیب میں رکھتا ہے

ہمین کہ - جس وقت، جیسے ہی

بہ بہ - خوب، بہت خوب، واہ واہ

مداخل - آمدنی، کمائی

درست کار - راست باز، دیانت دار، معاملات میں کھرا (مراد ہے خوش ذوق اور خوش عمل)

شوخی - دل لگی، مذاق (مراد ہے: کھیل تماشا، ہنسی مذاق)

کشاکش - اُلجھن، کھینچا تانی، کشمکش

مستوفی - محاسب اعلیٰ، ہیڈ کلرک

گرگ آدم خوار - آدمی کو کھا جانے والا بھیڑیا

زد و خورد - الجھاؤ، تصادم، معمولی سی بے قاعدہ لڑائی

چای ریختن - چائے ڈھالنا (مراد ہے کیتلی سے پیالی میں چائے ڈھالنا)

چای پُر رنگ - گہرے رنگ کی چاے (اس کی ضد: 'کم رنگ' ہے)

میل کردن - کھانا، شوق سے کھانا (یہاں مراد ہے شوق سے پینا)

پُر شیرین - مٹھاس سے بھرا ہوا (مراد ہے: زیادہ میٹھی)

قلیان - حقہ

یک دانہ - ایک عدد

نارجیل - ناریل (مراد ہے ناریل کے خول کا حقہ)

ظریف - خوش طبع (یہاں مراد ہے بہت ہی نفیس و خوش شکل)

قشنگ - نفیس، خوش منظر، خوبصورت، حسین

ملوس - صاف ستھرا، چمکدار

قلیان کشیدن - حقہ پینا

آب دار - خانساماں، پانی رکھنے والا، چمکیلا

سرفہ دان - اگالدان (تھوک پھینکنے کا برتن)

تنگ برنجی - پیتل یا کانسہ کا برتن

مندرس - پرانا، گھسا ہوا

توی - اندر، داخل

حیاط - صحن، آنگن

ایستادن - کھڑے ہونا (مراد ہے: رُک جانا)

اذن دخول خواستن - اندر آنے کی اجازت چاہنا

حضور - حاضری

آفتابہ - لوٹا، دستہ والا لوٹا

لگن - سلفچی، ہاتھ دھونے کا برتن

قہوہ سینی - قہوے کی کشتی

مربع - چوکور

یک دانہ - ایک عدد

شیشہ - شیشی، بوتل

شیشہ گلاب - عرق گلاب یا عطر گلاب کی شیشی

شانہ - کنگھی

وجب - بالشت

یک وجب و نیم طول - ڈیڑھ بالشت لمبی

نگاہ داشتن - سنبھالے رکھنا، حفاظت کرنا

نزدیک ریش نگاہ دار - داڑھی کے پاس سنبھال کر لیے رہو

در دست گرفتن - ہاتھ سے پکڑے رہنا

رخت - ریشمی کپڑا (جمع: رخوت)

پوشیدن - پہننا (مترادف: زیب تن کردن)

تمام تر سر فرود آوردن - پوری طرح سے جھک کر کورنش بجا لانا

دیوان خانہ - اہل دفتر کے بیٹھنے کا مقام، گھر کی نشست، ملاقات کا کمرہ، مردانہ نشست گاہ

جیرہ	-	راشن، رسد
مواجب	-	واجب، لازمی، ضروری، تنخواہ، مشاہرہ (واحد: موجب)
پرداختن	-	ترتیب دینا، مشغول ہونا
عمو	-	چچا
امان دادن	-	امان دینا (مراد ہے موقع اور مہلت دینا)
دہ تا	-	دس گونہ، دس عدد
حرف بگوش کشیدن	-	سنانا، بتانا
چشم پوشیدن	-	دیکھ کر ٹال جانا، درگزر کرنا
توشۂ راہ	-	زادِراہ، سامانِ سفر
چشم پوشیدن	-	دیکھ کر ٹال جانا
تومان	-	دس ریال کے برابر ایک ایرانی سکہ / روپیہ
پاشدن	-	اٹھ کر کھڑے ہو جانا (جانے کی عملاً اجازت چاہنا)
یک سر	-	ایک طرف (یہاں مراد ہے: سیدھا، براہِ راست)
خان عمو را می فرمایید	-	آپ خان عمو کی بات پوچھ رہے ہیں
خیال بافتن	-	خیال بُننا، منصوبے بنانا، خیال قائم کرنا
الآن	-	ابھی ابھی، فوراً
مراعات کردن	-	رعایت کرنا، مروّت کرنا
قرض بالا آوردن	-	اپنے اوپر قرض چڑھا لینا، قرض چڑھ جانا، قرضدار ہو جانا
بقدر	-	مقدار میں
سوقات	-	(واحد: سوق) بازاروں (یہاں مراد ہے، خریداری، مارکیٹنگ)
خرج راہ	-	سفر خرچ
زحمت	-	انبوہ، ہجوم (مراد ہے: بڑی تعداد)
سرباز	-	فوجی سپاہی

توپچی	-	گولنداز، توپ چھوڑنے والا
اخاذی	-	کسی سے ناجائز چیز لینا، رشوت
جانِ آدم	-	انسان کی جان، پیارا، پیاری
پول	-	پیسہ (مراد ہے: رقم، روپے)
بسر مبارک	-	سرِ مبارک کی قسم
خلاف ندارد	-	کچھ بھی فرق نہیں
دست برداشتن	-	ہاتھ اٹھالینا، الگ ہوجانا
عجب گیر افتادن	-	عجیب مشکل، مخمصہ میں پڑ جانا
سفیہ	-	بیوقوف، احمق، کم عقل (جمع: سفہا)
عبث	-	فضول، بیکار
ہوای شکار	-	شکار کی خواہش (مراد ہے: شکار کا پروگرام، شکاری علاقہ)
گردش	-	گھومنا (مراد ہے: سیر و سیاحت)
ضرر دیدن	-	نقصان دیکھنا، نقصان پانا (مراد ہے حرج محسوس کرنا)
گفتگو درمیان آوردن	-	بات چھیڑنا، موضوع نکالنا
صرافت	-	تصور، خیال
صرافت افتادن	-	کسی خیال کو آہستہ آہستہ بھلانا
میل کردن	-	توجہ دینا
خدمت از بندہ	-	خادم کی خدمت
خندہ از سرکار	-	سرکار کی خوشی، ہنسی
پردہ انداختہ شود	-	پردہ گرتا ہے (مترادف: پردہ می اُفتد)

غور کرنے کی باتیں:

☆ ڈرامے میں مکالمے کی بڑی اہمیت ہوتی ہے۔ مکالمہ کہانی کو آگے بڑھاتا ہے یا کردار کا ارتقا دکھاتا ہے یا فضا بندی میں مدد دیتا ہے۔ اس لحاظ سے ''سفرِ کربلای شاہ قلی مرزا'' کے پہلے ایکٹ میں مکالمے کافی کامیاب ہیں۔ ان مکالموں سے کہانی کے آئندہ رُخ کا اندازہ ہو جاتا ہے۔ کرداروں کے مزاج اور منصوبے اور تصادم کے امکانات جھلکنے لگتے ہیں۔ ڈرامے کی فضا درباری ہے، لہٰذا درباری زبان میں تکلمی لہجہ کے برعکس مخصوص عناصر نمایاں ہو جاتے ہیں۔ درباری تمدن، مہمان سے ملاقات کے آداب، میزبان سے ملنے کے لیے بروقت اہتمام، مہمان داری کے لوازم، ضیافت کے سلیقے اور مختلف ظروف کے نام، یہ سب کچھ سامنے آتے ہیں۔

☆ ڈراما میں جگہ جگہ عبارت قوسین کے اندر ہوتی ہے۔ یہ مکالمہ کا حصہ نہیں ہوتی، بلکہ اسٹیج کے عمل سے مربوط ہوتی ہے۔

معروضی سوالات:

۱- مرزا ملکم خان کب پیدا ہوئے؟
۲- ملکم خان اصفہان کے کس قصبے میں پیدا ہوئے؟
۳- ملکم خان کس ملک میں ایرانی سفیر تھے؟
۴- ملکم خان کو کس خطاب سے نوازا گیا؟
۵- ملکم خان کو ''جناب اشرف'' اور ''پرنس'' کا خطاب کس بادشاہ نے دیا تھا؟
۶- ملکم خان کی وفات کس سال ہوئی؟
۷- ڈراما ''حکایتِ کربلا رفتن شاہ قلی مرزا'' کے علاوہ ملکم خان کے کسی ایک ڈرامے کا نام لکھیے؟
۸- ملکم خان کی کتاب ''سرگزشت اشرف خان'' کس صنف میں ہے؟

۹- ڈراما ''سفر کربلای شاہ قلی مرزا'' کس سن میں لکھا گیا؟
۱۰- ظاہری چمک دمک اور انتظام دکھانے کے ساتھ ساتھ ڈراما میں اندر کا کھوکھلا پن دکھانے کے لیے ایک جگہ ایک پُرانے برتن کا ذکر آیا ہے، وہ برتن کون سا ہے؟
۱۱- داخلِ نصاب منظر نامہ کا زمانی وقفہ کیا ہے؟
۱۲- شاہ قلی مرزا سے ایرج مرزا کس وقت ملاقات کرتا ہے؟
۱۳- کس دو کردار کے درمیان مکالمے سے ''تصادم'' جھلکتا ہے؟
۱۴- کون سے کردار کی گفتگو ''کہانی کے آگے بڑھنے کا اشارہ دیتی ہے؟

تفصیلی سوالات:

۱- فارسی میں ڈرامے کے آغاز وارتقا پر اپنی زبان میں ایک **مختصر مضمون** قلم بند کیجیے۔
۲- ڈرامے کے داخل نصاب منظر کا خلاصہ لکھیے۔
۳- شاہ قلی مرزا یا ایرج مرزا کے کردار پر مختصر نوٹ لکھیے۔
۴- ڈرامے میں زبان اور مکالمہ کی اہمیت بتاتے ہوئے اپنی کتاب میں شامل ڈرامے کی خوبیاں واضح کیجیے۔
۵- شاہ مراد مرزا، شفیع بیگ کو مہمان کے بارے میں کیا کیا باتیں بتاتا ہے اور ہدایتیں دیتا ہے؟
۶- مرزا ملکم خان کے حالات زندگی اور کارنامے پر روشنی ڈالیے۔
۷- ڈراما ''سفرِ کربلای شاہ قلی مرزا'' پر ایک نوٹ لکھیے۔

عملی کام:

۱- ڈرامے کے اس ایکٹ کو چند ساتھیوں کی مدد سے اسٹیج کیجیے۔
۲- ڈرامے کے مکالموں کی عملاً ادائیگی کیجیے اور اس پر اپنے ساتھیوں سے تنقیدی رائے لیجیے۔
۳- ڈرامے کی کہانی کو اپنی زبان میں لکھیے۔

حصّۂ نظم